سوموار 13 نومبر 2000ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Ph: 0092 4524 213029

سوموار 13 نومبر 2000ء - 16 شعبان 1421 ہجری - 13 نبوت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 259

راہ مولیٰ میں آزمائش

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اور کے لئے ایسی کوشش نہیں ہوئی۔ اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ)

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی احمدیہ بیت الذکر پر مشتعل ہجوم کا حملہ

5۔ احمدی راہ خدا میں قربان ہو گئے۔ بیت الذکر کو آگ لگا دی گئی

اخبارات میں اس واقعہ کو تصادم قرار دیا جانا حقائق کے برعکس اور جھوٹ پر مبنی ہے

مخالفین کے ہجوم کا احمدیہ بیت الذکر پر حملہ اور وہاں موجود نمازیوں پر تشدد

محترم ملک خالد مسعود صاحب ترجمان جماعت احمدیہ

ربوہ (پریس ریلیز) تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی احمدیہ بیت الذکر پر مخالفین جماعت نے حملہ کر کے نماز پر آنے والے 5۔ احمدیوں کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا اور بعد ازاں احمدیہ بیت الذکر کو آگ لگا دی۔ ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق ملکی اخبارات اس سارے واقعہ کو غلط رخ دے کر پیش کر رہے ہیں۔ اور اس واقعہ کو تصادم قرار دیا جا رہا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حملہ آور مخالفین نے نماز کے لئے جمع ہونے والے نہتے احمدیوں پر تشدد کیا اور ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور بعد میں احمدیہ بیت الذکر کو آگ لگا دی۔ اس تشدد کے نتیجہ میں 5 احمدی راہ مولا میں قربان ہو گئے۔ اسے تصادم قرار دینا نہایت ہی غلط اور حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ ترجمان جماعت احمدیہ محترم ملک خالد مسعود صاحب کے مطابق تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف شرانگیزی پھیلائی جا رہی تھی۔ ان ساری کارروائیوں میں ایک شخص اطہر شاہ پیش پیش تھا جو اکثر اوقات شرپسندوں کو ساتھ لے کر جلوس کی صورت میں احمدیوں اور بانی جماعت احمدیہ کو بازاروں میں سرعام گالی گلوچ کرتا تھا۔ دیگر مخالفانہ کارروائیوں کے علاوہ کچھ عرصہ قبل اس نے احمدیہ قبرستان میں دفن احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑے اور قبروں کی بے حرمتی کی۔

اطہر شاہ مذکور نے 10 نومبر 2000ء جمعہ کے روز بھی بدمعاشوں کے ایک گروہ کے ساتھ کلہاڑیوں، ڈنڈوں اور آتشیں اسلحہ سے مسلح ہو کر گالی گلوچ اور اشتعال انگیز نعرہ بازی کا سلسلہ شروع کیا اور تخت ہزارہ کی گلیوں اور بازاروں کے چکر لگاتے رہے اور احمدیوں کے گھروں کے سامنے جا کر بیہودہ مغلظات بکتے رہے اور ان کو اشتعال دلانے کی کوشش کی لیکن احمدی کمال تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے گھروں میں بند رہے۔ اس کی اس اشتعال انگیزی کی اطلاع پولیس کو بھی دی گئی لیکن انتظامیہ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

عشاء کی نماز کے وقت پھر ایک ہجوم نے نعرہ بازی کا سلسلہ شروع کیا اور احمدیہ بیت الذکر کو گھیرے میں لے لیا دروازہ توڑ ڈالا اور بیت الذکر کے اندر داخل ہو کر موجود نمازیوں پر تشدد شروع کر دیا۔ احمدیوں نے اپنے بچاؤ کی کوشش کی اس دوران شرپسند فائرنگ بھی کرتے رہے اور چار احمدیوں پر بے دردی سے تشدد کرتے ہوئے ان کے گلے کاٹ دیئے۔ اور ان کے مرنے کے بعد ان کے چہروں کو مسخ کیا۔ جب کہ ایک احمدی ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔

افتتاحی تقریب

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خدمت خلق کے میدانوں میں جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کا ثبوت حال ہی میں قائم ہونے والے آئی بنک یعنی نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ہے۔ جس کا دفتر بلڈ بنک کی نچلی منزل میں قائم کیا گیا ہے۔ مورخہ 5 نومبر 2000ء شام ساڑھے چھ بجے ایوان محمود ربوہ میں ایک پر وقار تقریب میں اس کا شاندار افتتاح عمل میں آیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر ایسوسی ایشن نے آئی بنک کا تعارف پیش کیا' انہوں نے بتایا۔ ربوہ کے علاوہ سرودست لاہور' اسلام آباد اور کراچی میں اس کی برانچز قائم کی جا رہی ہیں۔ ڈونرز کی تعداد زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے شہروں میں بھی اس کی برانچز قائم کی جاتی رہیں گی۔ ان برانچز میں ڈاکٹرز' پیرا میڈیکل سٹاف ممبرز اور رضاکار خدام کام کریں گے۔ محترم فخرالحق شمس صاحب جنرل سیکرٹری آئی بینک نے قواعد و ضوابط اور طریق کار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا آنکھوں کا عطیہ پیش کرنے والوں سے مخصوص فارم پر باقاعدہ تحریری رضامندی حاصل کی جائے گی۔ آئی ڈونرز کو ایک کارڈ جاری کیا جائے گا۔ عینک لگانے والے افراد بھی آنکھوں کا عطیہ پیش کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سپیشلسٹ نے حاضرین کو عطیہ چشم کی اہمیت اور طبی لحاظ سے بعض اہم امور کے بارے میں بتایا۔ ربوہ اور دیگر اضلاع سے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہم افراد کو نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا اعزازی ممبر بنایا گیا ہے۔ اس تقریب میں ان کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی نے اعزازی ممبران میں ممبر شپ سرٹیفیکیٹس تقسیم فرمائے۔ اختتامی خطاب

باقی صفحہ 8 پر

رپورٹ: ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ

البانیہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد

یہ محض خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن بدن کامیابیوں اور فتوحات سے نوازتا چلا جا رہا ہے۔ انہی فتوحات اور کامیابیوں کی ایک کڑی البانیہ میں ہماری پہلی بیت الذکر کے سنگ بنیاد کی سادہ اور پروقار تقریب کا انعقاد ہے۔ بیت کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے ۲۸ ستمبر جمعرات کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ اس بیت کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے "بیت الاول" رکھا ہے اور اس کے ساتھ ملحقہ کمپلکس کا نام "دارالفلاح" رکھا ہے۔

اس تقریب کے لئے باقاعدہ دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ چونکہ وقت بہت کم تھا اور وسائل بہت ہی محدود تھے اس لئے محدود لوگوں کو ہی دعوت نامے جاری کئے گئے جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

خداتعالیٰ کے فضل سے ۲۵۰ کے قریب مردوزن جن میں ڈاکٹرز، انجینئرز، جج، سکول ٹیچرز اور تاجر وغیرہ شامل تھے۔ اسی طرح البانین ٹی وی اور ریڈیو کے چیف ڈائریکٹر اپنی پوری ٹیم کے ساتھ شامل ہوئے جنہوں نے پوری کارروائی کو ریکارڈ کیا اور ٹی وی پر خبر نشر کی۔ اس کے علاوہ اخباری نمائندے بھی شامل ہوئے جنہوں نے تقریب کی کارروائی کو نوٹ کیا اور امیر صاحب البانیہ مکرم محمد زکریا خان صاحب کا انٹرویو کیا۔

دارالحکومت ترانہ کے علاوہ البانیہ کے دور دراز کے شہروں Pogradec اور Berat سے بھی احمدی مردوزن طویل سفر طے کرکے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کے آغاز میں مکرم امیر صاحب البانیہ نے اپنے مختصر سے خطاب میں حاضرین کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ خدمت دین کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں بھی مصروف ہے۔ اسی طرح افریقہ کے ممالک اور دیگر ممالک میں تعمیر کردہ اسکولوں، ہسپتالوں کے قیام اور دنیا کے کونے کونے میں بیوت الذکر کی تعمیر کا ذکر کیا۔

اسی طرح آپ نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ اب تک جس قدر بھی بیوت الذکر، سکول اور ہسپتال تعمیر کرچکی ہے اور کر رہی ہے اس کے پیچھے ممبران جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں ہیں۔ نہ ہمارے پاس تیل کی دولت ہے اور نہ ہی ہم کسی حکومت سے امداد لیتے ہیں۔

اس بیت اور مرکز کی تعمیر میں استعمال ہونے والے ہر ذرہ سے جماعت احمدیہ کے ممبران کی قربانیوں کی جھلک آپ کو دکھائی دیتی رہے گی۔ اس مرکز اور بیت کے دروازے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے کے لئے تمام البانین باشندوں کے لئے یکساں طور پر کھلے رہیں گے اور جس قدر بھی ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم البانین قوم کی تعلیمی، اخلاقی، روحانی، اور جسمانی نشوونما میں ممد و معاون ثابت ہونگے۔

اس خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب البانیہ نے بیت کی تعمیر کی بنیاد میں وہ اینٹ نصب کی جو حضور ایدہ اللہ نے جرمنی میں ایک طویل دعا کے بعد ازراہ شفقت عنایت فرمائی تھی۔

بعدہ خاکسار (ساجد احمد نسیم، مربی البانیہ) نے اینٹ نصب کی۔ اسی طرح مکرم عثمان کلایہ مرحوم (پہلے البانین احمدی) کے دو صاحبزادوں مکرم برہان کلایہ صاحب اور مکرم محمد کلایہ صاحب اور چند دیگر احمدی احباب نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر چار بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے اور مکرم امیر صاحب البانیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بیت اور مرکز کو البانین قوم کے لئے نہایت ہی بابرکت اور باعث رشد و ہدایت بنائے اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی شاہراہ پر ایک عظیم الشان سنگ میل ثابت ہو۔ اللہ کرے کہ یہ بیت حقیقی توحید کے قیام کا مرکز ہو اور خدائے واحد کی مخلصانہ عبادت کرنے والوں سے ہمیشہ آباد رہے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20/اکتوبر 2000ء)

وقف جدید کو مضبوط بنایا جائے

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ نے فرمایا:۔

"میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے، لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تاکہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔"

(الفضل 31۔ دسمبر 1959ء)

رسم وفا

گھٹا لہو کی جو گھٹیالیاں سے آئی ہے
وہ ساتھ قصے بھی جبلِ متیں کے لائی ہے

وہ سر زمینِ چونڈہ ہو۔ چک سکندر ہو
ہر اک مقام پہ رسمِ وفا نبھائی ہے

اے وقت اتنا بھی تو۔ اب تنک مزاج نہ بن
تمہارے قرض کی بھی یاد پائی پائی ہے

یہ صبر و ضبط کے آنسو سنبھال کر رکھنا
کہ عمر بھر کی ہماری یہی کمائی ہے

زمانہ ان کو ڈرائے گا کس طرح قدسی
کہ جن کی جان بھی اپنی نہیں۔ پرائی ہے

عبدالکریم قدسی

رپورٹ سالانہ اجتماع واقفین نو کوئٹہ

○ مورخہ 18۔ اکتوبر بروز اتوار واقفین نو کوئٹہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مکرم احسان الحق صاحب امیر ضلع کوئٹہ نے کیا۔ جس کے بعد مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ نے واقفین نو کی تربیت کے موضوع پر تقریر کی۔

واقفین نو بچوں کے علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں تلاوت۔ نظم۔ تقریر۔ اور کوئز پروگرام شامل تھا۔ عمر کے لحاظ سے بچوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

بعد دوپہر پروگرام کے اختتام پر نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ نیز دیگر تمام بچوں کو بھی انعامات دئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مرکزی نمائندہ وقف نو مکرم نوید سعید صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی جس میں والدین اور بچوں کی مختلف امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعد دعا یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

حاضری:۔ واقفین نو بچے بچیاں 65 والدین 66 دیگر 15

(وکالت وقف نو)

نمایاں کامیابی

امسال ضلع جھنگ کے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات نے مندرجہ ذیل نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان طالبات اور ادارہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔

1۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ۔ انگلش تقریر اول پوزیشن
2۔ مکرمہ درعدن صاحبہ۔ اردو مباحثہ (حق میں) دوم پوزیشن
3۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ۔ اردو مباحثہ (مخالفت) اول پوزیشن
4۔ مکرمہ امتہ القدوس لبنیٰ صاحبہ۔ بیت بازی اول پوزیشن
5۔ مکرمہ ماریہ الطاف صاحبہ۔ فی البدیہہ تقریر دوم پوزیشن
6۔ مکرمہ عاطفہ سعید صاحبہ۔ سائنس کوئز سوئم پوزیشن

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

گھٹیالیاں کی بیت الذکر میں خون کا نذرانہ

راہ خدا میں جان دینے والے 5 موتیوں کا تذکرہ

صبر و استقامت اور جرات و دلیری کی ایمان افروز اور حیرت ناک داستان

رپورٹ: یوسف سہیل شوق صاحب

گھٹیالیاں کا نام احمدی احباب کے لئے اس لحاظ سے معروف ہے کہ ربوہ کے بعد اسی قصبے میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج قائم ہوا۔ جن میں سے تعلیم الاسلام ہائی سکول آج بھی قائم ہے۔ اس قصبے کی تین ہزار کی آبادی میں دو تہائی تعداد احمدیوں کی ہے جبکہ ایک تہائی غیراز جماعت دوست ہیں۔ اس قصبے میں دو احمدیہ بیوت الذکر ہیں ایک شمال میں اور دوسری شرقی سمت میں ہے۔ شرقی سمت کی بیت الذکر قصبے کے شرقی کونے میں واقع ہے جس کے قریب ہی پسرور جانے والی سڑک گزرتی ہے۔ مورخہ 30۔اکتوبر 2000ء کی صبح نماز فجر پانچ بج کر پچیس منٹ پر ادا کی گئی۔ امام الصلوۃ کے فرائض مکرم مشتاق احمد صاحب انجام دیتے ہیں جو اس مجلس کے زعیم انصاراللہ اور اس جماعت کے سیکرٹری امور عامہ بھی ہیں۔ نماز کے بعد انہوں نے تفسیر صغیر سے سورہ فاتحہ کا درس دیا اور نوٹس بھی پڑھے جس کی وجہ سے درس معمول سے قدرے طویل ہو گیا۔ درس ختم ہونے کے بعد ایک نوجوان خادم محمد اسلم نے ان سے قرآن کریم لے لیا اور ان کے دائیں ہاتھ بیٹھ کر تلاوت کرنے ہی لگا تھا کہ بیت الذکر میں قیامت برپا ہو گئی۔

پسرور کو جانے والی سڑک پر ایک سلیٹی رنگ کی کار آکر رکی جس میں دو افراد بیٹھے رہے اور باقی دو جنہوں نے چادریں لپیٹی ہوئی تھیں اور منہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھے بیت الذکر میں داخل ہوئے ادھر درس ختم ہونے کے بعد تین افراد باہر نکلے سب سے آگے عباس علی صاحب تھے جو ایک مضبوط اور تنومند 35 سالہ جوان تھے۔ کلاشنکوفوں سے مسلح دو افراد نے جو بیت الذکر کے صحن سے آگے آکر دروازے تک پہنچ چکے تھے' اندر سے نکلنے والے تین افراد کو واپس بیت الذکر میں جانے کو کہا۔ عباس علی صاحب بڑی جرات و دلیری سے آگے والے شخص سے الجھ پڑے اور اس کی گن پر ہاتھ ڈال دیا اور ڈپٹ کر کہا تم کون ہو تم باہر نکلو۔ اسی لمحے دوسرے مسلح شخص نے کلاشنکوف عباس علی صاحب کے جسم سے لگا کر پورا برسٹ ان کے پیٹ میں اتار دیا۔ اور اندر سے آنے والے دوسرے نوجوان کو بٹ مار کر اندر گرا دیا۔ اور تیسرے نوجوان تسنیم عرف مٹھو کو بھی اندر دھکیل دیا۔ اس نے اندر آتے ہی دروازہ بند کرنے کی کوشش کی اور ایک دروازے کی کنڈی لگا دی مگر دوسرا دروازہ بند نہ کر سکا۔ بیت الذکر کے اندر بعض لوگ ابھی بیٹھے تھے اور بعض کھڑے تھے مشتاق صاحب نے جو محراب میں بیٹھے تھے جب ایک نوجوان کو اندر کی طرف گرتے دیکھا تو وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی مسلح شخص کی کلاشنکوف سے گولیاں چلنے لگیں اس نے نیم دائرہ بنا کر ساری بیت الذکر کے اندر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ گولیوں سے نکلنے والا دھواں اور جسموں سے نکلنے والا لہو ہر طرف پھیل گیا تھا۔ دونوں مسلح افراد نے چند لمحوں میں اپنی کارروائی ختم کی اور باہر نکل گئے۔ باہر نکل کر انہوں نے ہوائی فائر کیا تاکہ کوئی ان کے پیچھے نہ آسکے پھر وہ بھاگ کر گاڑی میں جا بیٹھے اور سلیٹی رنگ کی کار پسرور کی طرف فرار ہو گئی۔

بیت الذکر کے اندر لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے جن کو زیادہ گولیاں لگی تھیں وہ جان کنی کی کیفیت میں تھے۔ مشتاق صاحب حملہ آوروں کے جانے کے بعد کھڑے ہوئے تو ان کو احساس ہوا کہ وہ زندہ ہیں اور ان کا جسم بھی سلامت ہے۔ دراصل حملہ آور کے سامنے بیت الذکر کا ستون تھا اور ستون کے عین سامنے محراب تھی جس میں مشتاق صاحب کھڑے تھے۔ جب ان کو احساس ہوا کہ وہ زندہ سلامت ہیں مگر بہت سے احباب شدید زخمی ہیں تو ان کے سینے سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی جو لوگ زندہ بچ گئے تھے انہوں نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ مشتاق صاحب نے لوٹے میں پانی لا کر زخمیوں کو پلانا شروع کیا۔ قصبے کے دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے۔

ایک ایمان افروز نظارہ

لوگ زخمیوں کو سنبھالنے لگے تو ایک عجیب ایمان افروز نظارہ نظر آیا۔ جس زخمی کو سنبھالنے لگتے وہ ساتھ کے زخمی کی طرف اشارہ کرتا کہ پہلے اس کو سنبھالو۔ شدید زخمیوں کو موت کی آخری گھڑیوں میں بھی اپنے ساتھیوں کی فکر تھی۔

راہ خدا میں جان دینے والے عطاء اللہ صاحب کو گولیاں لگیں تو وہ نوجوان قسیم اسلم پر گر گئے۔ قسیم اسلم 13 سال کا واقف نو ہے۔ گولیوں کی بوچھاڑ ختم ہوئی تو 65 سالہ عطاء اللہ نے پوچھا بیٹا تمہارا کیا حال ہے۔ قسیم فوراً بولا چاچا جی میری بات چھوڑیں آپ کا کیا حال ہے؟ اپنی حالت بتائیں۔ عطاء اللہ صاحب کے جسم سے درجن بھر گولیاں پار ہو چکی تھیں اور وہ نیم بے ہوش تھے۔

گھٹیالیاں کے ان احمدیوں نے وہ شاندار روایات زندہ کر دیں جب میدان جنگ میں شدید زخمی ہونے والے اپنے سے زیادہ دوسروں کی فکر کرتے تھے اور دوسرے زخمیوں کو پانی پلانے کا کہتے تھے۔

نصیر احمد صاحب جو زخمیوں اور جان قربان کرنے والوں میں سب سے معمر ہیں اور جو اس وقت نارووال میں زیر علاج ہیں جب ان کو اٹھانے لگے تو بولے مجھے چھوڑو عباس کو اٹھاؤ۔ وہ زیادہ زخمی ہے پھر گاڑی میں نصیر اور عباس صاحب کو ڈالا تو عباس کا سر اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ ہر زخمی دوسرے کو کہتا تھا کہ اسے سنبھالو مجھے چھوڑ دو۔

مشتاق صاحب نے بتایا کہ میرے بھائی عطاء اللہ صاحب' میری بیوی کے چچا غلام محمد صاحب' میرے بھتیجے افتخار احمد اور شہزاد احمد زیادہ سخت زخمی تھے۔ موقع پر سب سے پہلے افتخار احمد صاحب راہ مولا میں قربان ہوئے پھر نوجوان شہزاد احمد جس کی عمر 16 سال تھی اور جو فرسٹ ائر کا طالب علم تھا۔ راہ مولا میں قربان ہو گئے۔ زخمیوں کو گاڑیوں میں ڈال کر لیجایا گیا نارووال پہنچ کر عطاء اللہ صاحب زندگی کی بازی ہار کر مولا کی راہ میں قربان ہو گئے۔ اور پھر عباس صاحب جنہوں نے حملہ آوروں کو سب سے پہلے روکنے کی جرات کی تھی راہ مولا میں جان فدا کر گئے۔ شدید زخمیوں کو لاہور منتقل کیا گیا۔ وہاں جا کر ہسپتال میں داخل ہونے سے پہلے ہی 68 سالہ بزرگ غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب راہ مولا میں جان فدا کر گئے۔ اس طرح گھٹیالیاں خورد کے پانچ احباب نے راہ خدا میں جان فدا کرنے کا روحانی تاج پہن لیا۔ کیسا خوش قسمت ہے یہ چھوٹا سا قصبہ جس کے دامن میں 5 ہیرے ہیں جنہوں نے مولا کے راستے میں جان قربان کرنے کا اعزاز پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے درجات اپنی جناب میں ہر لحہ و ہر آن بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

سب سے پہلے راہ مولا میں جان قربان کرنے والے افتخار صاحب کو 15۔16 گولیاں لگیں۔ دیگر مرحومین کو بھی اسی طرح کئی کئی گولیاں لگیں صرف نوجوان شہزاد ایسا تھا جس کو صرف ایک گولی لگی جو موت کا سبب بن گئی۔

صبر کا عظیم الشان مظاہرہ

وفات پانے والوں کا پوسٹ مارٹم پسرور کے سرکاری ہسپتال میں ہوا۔ اگرچہ سارے گاؤں پر خوف اور دہشت اور شدید غم کی حالت طاری تھی مگر کہیں بھی احمدیوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اگرچہ ہر آنکھ آنسو بہا رہی تھی مگر کہیں سے بھی بین کرنے کی صدا بلند نہ ہوئی نہ کوئی بے صبری کا کلمہ منہ سے نکلا۔

رفقاء حضرت مسیح موعود کی سرزمین

گھٹیالیاں کا قصبہ حضرت مسیح موعود کے وقت سے دولت ایمان سے مالا مال ہے۔ اس سرزمین کے کئی بزرگوں کو حضرت مسیح موعود کے رفیق بننے کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ رجسٹر روایات اور تاریخ احمدیت میں یہاں کے متعدد رفقاء کا ذکر ملتا ہے۔ رفقاء کی اس بابرکت سرزمین کو راہ مولا میں 5 جانوں کی قربانی کا شرف حاصل ہوا۔

جنازوں کو تدفین کے لئے لیجانے تک ہر طرف لا الہ....اور کلمہ شہادت کا ورد جاری تھا۔ غیراز جماعت احباب کے لئے جو بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے یہ ایک حیران کن نظارہ تھا کہ کسی گھر سے رونے پیٹنے یا چیخنے چلانے اور بین کرنے کی آواز بلند نہ ہوئی۔ آواز آئی تو لا الہ الا اللہ کے ورد کی اور کلمہ شہادت کے ورد کی۔ جماعت احمدیہ کی روحانی تربیت کا یہ نظارہ غیراز جماعت دوستوں کے لئے بے حد متاثر کن تھا۔ چنانچہ ایک اخبار نے تو خاص طور پر سے اس کیفیت کا ذکر کیا۔

راہ خدا میں جان دینے والوں کے تابوتوں اور کفن دفن کا سارا انتظام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے کیا گیا۔ اور تین دن تک تمام گھروں اور مہمانوں کے کھانے کا انتظام بھی حضور ایدہ اللہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ پولیس کی بڑی تعداد بھی اس سانحے کے بعد آئی تھی جن کی تعداد ڈیڑھ سو کے لگ بھگ تھی۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی جماعت کی طرف سے کیا گیا۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ سے ایک وفد آیا اردگرد کی جماعتوں سے بے شمار احمدی احباب بسوں' کاروں' ٹرالیوں اور موٹر سائیکلوں پر آئے تھے۔ جنازے کے شرکاء کی تعداد کا اندازہ ساڑھے تین سے پانچ ہزار تک لگایا گیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد گھٹیالیاں کے قبرستان میں پانچوں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کی تدفین ہوئی۔ جنازہ ادا کرنے کے بعد احباب نے بڑی ترتیب اور نظم وضبط سے مرحومین کا آخری دیدار کیا کہیں بھی کوئی بدنظمی یا افراتفری دیکھنے میں نہیں آئی۔ ہر کام سلیقے ترتیب اور اطمینان سے ہوا۔

گھٹیالیاں کی ماؤں بہنوں اور مردوں اور بچوں کو سلام جنہوں نے صبر و استقامت کی زریں تاریخ رقم کردی۔ اور بزرگوں کے صبر کی تاریخ کو ایک دفعہ پھر زندہ کر کے دکھا دیا۔

خوش نصیبوں کا ایمان افروز تذکرہ

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اے پاکیزہ صفات عاشقان دین تم پر خدا کی رحمتیں ہوں کہ تم نے خاک وخون میں غلطاں ہو کر راہ خدا میں جان قربان کرنے کی حسین رسم قائم کردی۔

روزنامہ الفضل کا وفد جو ایڈیٹر الفضل عبدالسمیع خان صاحب' تنویر احمد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر اور خاکسار پر مشتمل تھا سانحہ گھٹیالیاں میں جان قربان کرنے والوں اور زخمیوں کے لواحقین سے ملنے اور اہل گھٹیالیاں سے تعزیت کرنے وہاں پہنچا تو صدر جماعت مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سے ملاقات ہوئی وہاں پر امیر صاحب حلقہ بھی موجود تھے۔ صدر صاحب نے گاؤں کے ایک مخلص اور ذمہ دار نوجوان مکرم خالد احمد کاہلوں صاحب کو ہمارے ساتھ کر دیا جن کی معیت میں ہم نے قربان ہونے والوں کے لواحقین اور زخمیوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان عظیم روحانی مراتب پانے والوں کے بارے میں بہت ہی ایمان افروز معلومات حاصل کیں۔ جو قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہیں۔

محترم افتخار احمد صاحب

راہ خدا میں جان دینے والوں میں یوں تو ایک سے ایک بڑھ کر ہیرا شامل ہے ان میں نمایاں شخصیت محترم افتخار احمد صاحب ولد چوہدری محمد صادق کی ہے۔ افتخار صاحب کی عمر 35 سال تھی ان کی یادگار ان کی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ بھی حیات ہیں۔ جنہوں نے اپنے جوان بیٹے کی وفات پر غیر معمولی مومنانہ صبروضبط کا مظاہرہ کیا۔ اللہ ان کے ساتھ ہو۔

افتخار احمد صاحب کے بڑے بیٹے کا نام وقار احمد ہے جو چھٹی جماعت کا طالب علم ہے۔ چھوٹا بیٹا وقاص احمد ہے جو واقف نو ہے اور پہلی جماعت میں پڑھتا ہے بچی کا نام طیبہ ہے جس کی عمر تین سال ہے۔ افتخار صاحب 5 بھائی ہیں۔ بڑے بھائی کمال احمد صاحب آرمی میں ملازم ہیں۔ دوسرے نمبر پر افتخار احمد صاحب تھے۔ تیسرے بھائی مختار احمد صاحب بھی آرمی ملازم ہیں چوتھے امتیاز احمد اور پانچویں اشفاق احمد صاحب ہیں۔ دو بہنیں ہیں بڑی بہن مسرت صاحبہ مکرم محمد ارشد صاحب مانگٹ اونچے کی اہلیہ ہیں چھوٹی طاہرہ صاحبہ ہیں۔

مکرم افتخار احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے میں نے ان کو گھٹیالیاں کا افتخار لکھا ہے۔ فی الحقیقت وہ اسم بامسمی تھے اور بلاشبہ گھٹیالیاں کو ان پر ہمیشہ فخر رہے گا۔ وہ سارے گاؤں میں پاء کھاری (بھائی افتخار) کے نام سے معروف تھے۔ بڑا ہو یا چھوٹا ان کو اسی نام سے پکارتا تھا۔ وہ زمیندارہ کرتے تھے۔ ٹریکٹر ٹرالی اور تھریشر رکھا ہوا تھا۔ بے حد نیک' مخلص اور باقاعدگی سے نمازوں میں شامل ہونے والے تھے خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ افتخار احمد مرحوم کے بھائی مختار صاحب نے بتایا کہ قریباً سوا سال قبل ہمارے والد صاحب وفات پا گئے۔ مگر افتخار صاحب نے اپنے حسن سلوک اور محبت سے اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی کو محسوس نہ ہونے دیا کہ باپ کی وفات سے کوئی کمی پیدا ہوئی ہے۔ ان کی خاص خوبی جس کا مختار صاحب کے علاوہ گاؤں کے بہت سے لوگوں نے ذکر کیا یہ تھی کہ کسی زید بکر کی خدمت کے کسی کام سے کبھی انکار نہ کرتے تھے۔ نہ کا لفظ ان کی ڈکشنری میں تھا ہی نہیں۔ چھوٹا ہو یا بڑا ان کو کہیں روک کے کہہ دیتا پاء کھاری یہ کام کرنا ہے تو وہ بلا تامل اس کے ساتھ چل پڑتے۔ خدام الاحمدیہ میں وقار عمل کا شعبہ ان کے سپرد تھا لہذا کسی کو ٹریکٹر ٹرالی کی ضرورت محسوس ہوتی تو فوراً اس کی ضرورت پوری کرتے ہرگز انکار نہ کرتے۔

انہوں نے زمیندارہ بہت اچھے طریق پر چلایا تھا۔ پورا سسٹم ٹریکٹر ٹرالی مشینری وغیرہ مہیا کی ہوئی تھی۔ اور بڑے منظم طریق پر سارے کام کرتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بالخصوص بہت دلچسپی لیتے تھے۔ جو ڈیوٹی ان کے سپرد کی جاتی اس کو بڑے خلوص اور پوری ذمہ داری سے ادا کرتے تھے۔ ہر خادم سے ان کا تعلق تھا۔ احمدیوں کا کیا سوال ہر غیراز جماعت شخص سے ان کی دوستی تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کا بہت شوق تھا۔ حضور کے خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔

دارالیمن شرقی ربوہ کے نصیر احمد صاحب باجوہ ربوہ میں تانگہ چلاتے ہیں۔ افتخار صاحب ان کے ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال جولائی میں میں گاؤں آیا۔ ان سے بہت باتیں ہوئیں میرے کام کا حال احوال پوچھتے رہے۔ میں نے بتایا کہ میرا گھوڑا کمزور ہے اس لئے زیادہ کام نہیں کر سکتا۔ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ اور گھوڑا خرید سکوں۔ یہ باتیں ہوتی رہیں میں نے اور کوئی ذکر نہ کیا نہ کوئی سوال کیا۔ جب میں جانے لگا تو دو توڑے چاول کے مجھے دیئے ایک خود اٹھالیا اور دوسرا ایک شخص کو اٹھوایا۔ سڑک تک میرے ساتھ آئے اور واپس ہوتے وقت جیب سے پانچ ہزار روپے نکالے اور میرے ہاتھ پر رکھ دیئے کہ اس سے موجودہ گھوڑا کسی سے بدلوا لو اور اچھا گھوڑا لے لو۔ نہ میں نے مطالبہ کیا نہ قرض مانگا۔ میں نے رقم لینے سے انکار کیا تو انہوں نے زبردستی رقم مجھے دے دی آخر میں نے کہا ان کی واپسی کب کرنی ہوگی؟ افتخار کہنے لگے میں نے واپس لینے کے لئے نہیں دیئے۔ تم جا کر کام چلاؤ۔ یہ ان کی محبت کا انداز تھا۔

ایک قریبی گاؤں عہدی پور میں ایک دوست نے احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے زمین کا عطیہ دیا۔ زمین نیچی تھی بھرتی ڈالنی تھی۔ آپ نے اپنا ٹریکٹر ٹرالی پیش کر دیا۔ وہاں اور بھی ٹریکٹر ٹرالی کام پر لگے تھے۔ نصیر باجوہ صاحب نے بتایا کہ میں نے پوچھا کہ ٹریکٹر ٹرالی کا ڈیزل یا معاوضہ وغیرہ کتنا لیتے ہیں؟ افتخار صاحب بولے میں نے سوچا کہ جب ہم ٹریکٹر ٹرالی دے سکتے ہیں تو اس کا ڈیزل بھی دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں کوئی پیسہ نہیں لے رہا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی شیعہ یا سنی ہو کوئی بھی ہو جب ایک دفعہ میرے دروازے پر آجائے تو میں اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹا سکتا۔

نصیر باجوہ صاحب نے بتایا کہ میں ان کے والد (میرے ماموں) کی وفات پر افسوس کے لئے آیا۔ جب واپس جانے لگا تو میرے ہاتھ میں کرایے کی رقم پکڑا دی۔ میں نے کہا میں تو افسوس کے لئے خود آیا ہوں۔ مگر اصرار سے کہا کہ رکھ لو۔ پھر کہنے لگے آپ مجھ سے بے شک بڑے ہیں۔ مگر مجھے اپنے ماموں کی جگہ سمجھنا۔ کسی عزیز رشتہ دار کو تکلیف یا مشکل میں دیکھتے تو فوراً خود اس کے گھر پہنچ جاتے اور اس کی ہر ممکن مدد کرتے۔ ہر وقت ہنسنا اور مسکرانا ان کی عادت تھے۔ بات کرنے لگتے تو پہلے مسکراتے پھر بات کرتے۔ رشتہ دار ہو یا غیر سب کا بھلا کیا۔ پلے سے خرچ کر کے خدمت کرتے۔ کوئی بڑی عمر کا آدمی سر پر پنڈ (بوجھ) اٹھائے جاتا نظر آتا تو اپنا بوجھ وہیں زمین پر رکھ دیتے اور اس کا بوجھ خود اٹھا کر اس کے گھر پہنچا کر آتے۔ غریبوں کو بلا کر کہتے ساگ وغیرہ کی ضرورت ہے تو میری زمین سے لے جاؤ۔ اپنے کھیت سے دوسروں کو اتنا دیتے کہ کھیت ختم ہو جاتا۔ اور پھر اپنی ضرورت کے لئے کہیں اور سے منگواتے۔ اور کہتے کہ جب کوئی مجھ سے آکر کہتا ہے تو میں انکار کر ہی نہیں سکتا۔

بوٹا نامی ایک غیراز جماعت دوست جو موری نامی گاؤں کا ہے۔ ان کی وفات پر آیا تو زاروقطار روتا رہا۔ تدفین ہوئی تو ساری رات ان کی قبر پر بیٹھ کر روتا رہا۔ بار بار کہتا میرا تو باپ مر گیا ہے۔ اس کی کیفیت یہ تھی کہ ہر وقت افتخار صاحب کے ساتھ رہتا۔ کام بھی ان کے ساتھ کرتا اور روٹی بھی ان کے ساتھ کھاتا۔ اسی طرح عباس علی صاحب نامی جو دوست ان کے ساتھ ہی راہ مولا میں قربان ہوئے وہ بھی افتخار صاحب کے ایسے دوست تھے کہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتے۔ کام بھی کرتے۔ کھانا پینا بھی اکٹھا تھا۔

ایک دفعہ گاؤں میں جھگڑا ہو گیا اطراف سے تھانے جا کر ضمانتیں کرائیں۔ لوگ کہتے تھے کہ افتخار کہہ دے تو یہ صلح کر لیں گے چنانچہ افتخار کو بلایا گیا انہوں نے دونوں فریقوں کی صلح کرا دی۔

اس سانحہ کے بعد کیفیت یہ تھی کہ لوگ اپنے عزیزوں سے بڑھ کر افتخار کا تذکرہ کرتے تھے ان کی نیکیوں کو یاد کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بے شمار نیکیوں کا پتہ چلا۔ جن سے ان کے قریبی رشتہ دار حتی کہ بھائی تک بھی لاعلم تھے۔

مسواک کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ہر وقت منہ میں مسواک رہتی اسے چبا چبا کر دانت صاف کرتے رہتے۔ ایک دفعہ ان کے ماموں نے مذاق کیا کہ افتخار کو تو کوئی ٹہن کاٹ کر دے دو۔ اس کے لئے تو یہ مسواک کافی نہیں۔ افتخار صاحب کی صحت ماشاء اللہ بہت اچھی تھی۔ چار پانچ ایکڑ کا سفر دو بوریاں سر پر اٹھا کر آسانی سے طے کر لیتے تھے۔

ایک دفعہ ان کا بھائی پانی لگا رہا تھا ایک دوسرے شخص نے ان کا پانی توڑ لیا۔ جھگڑا ہو گیا ان کے بھائی نے کسی دوسرے شخص کو دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ بھائی گھر آگیا اور آ کر افتخار کو بتایا کہ فلاں شخص ہمارا پانی چوری کر

رہا تھا میں اسے زخمی کر آیا ہوں۔ افتخار یہ سنتے ہی بھاگ کر گئے۔ زخمی کو اٹھایا۔ اس کو خود ساتھ لے کر ہسپتال گئے اس کو مرہم پٹی کروائی۔ کھانا کھلایا اس کو خرچ کے لئے پیسے دیئے۔ وہ زخمی تھا کام نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اپنے بھائیوں سے کہا کہ آؤ اس کی مونجی ہم لگا دیں اس کے کھیت میں ٹریکٹر چلایا 'کدو کیا' پھر مونجی (چاول کی فصل) کی پنیری لگائی۔ اس دوران سارا عرصہ اس زخمی سے رابطہ رکھا۔ اس کا حال پوچھتے رہے۔ اور کبھی بھول کر بھی یہ لفظ زبان پر نہ لائے کہ تو ہمارا پانی چوری کر رہا تھا۔

گاؤں کے دوستوں نے بتایا کہ جو شخص بھی ایک بار ان کے ڈیرے پر آ کر بیٹھ گیا اس کو کھانا کھلاتے پانی پلاتے۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ کسی بھی کام سے آیا ہو۔

شہزاد احمد ولد محمد بشیر صاحب
عمر 16 سال

راہ مولا میں جان قربان کرنے والوں میں سب سے کم عمر یہ نوجوان تھا۔ شہزاد احمد پانچ بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھا۔ سانحے کی صبح اس نے نماز کے لئے اپنے تین چھوٹے بھائیوں کو اٹھایا۔ اور نماز پر لے کر گیا۔ حادثے کے وقت یہ چار بھائی بیت الذکر میں تھے۔ شہزاد کے بڑے بھائی محمد افضل صاحب ہیں۔ ان کے بعد شہزاد تھا۔ اس کے بعد تین چھوٹے بھائی۔ کامران' بشارت احمد اور طارق محمود ہیں۔ شہزاد کی دو ہمشیرگان ہیں۔ شبانہ صاحبہ اہلیہ فرقان احمد صاحب اور فاخرہ صاحبہ ہیں۔

شہزاد بڑا خوبصورت' صحت مند' اور ذہین نوجوان تھا۔ اس نے اسی سال بڑے اچھے نمبروں میں میٹرک کیا تھا اور اب گورنمنٹ کالج آف سائنس میں فرسٹ ایئر میں داخلہ لیا تھا۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل ہونا چاہتا تھا مگر وہاں سیٹ نہ مل سکی تھی۔

شہزاد احمد اس نوعمری میں بھی پکا نمازی تھا۔ اور دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ وہ پھرتیلے جسم کا کھلاڑی تھا۔ ہاکی' کرکٹ اور کبڈی کا شوقین تھا۔ پڑھائی میں بھی لائق تھا۔

شہزاد کے والد محمد بشیر صاحب آرمی سے ریٹائر ہوئے ہیں اور آجکل فارغ ہیں بشیر صاحب معمر آدمی ہیں۔ اپنے بیٹے کی قربانی پر آپ صبر کا مجسمہ تھے اللہ ان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

محترم عطاء اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب عمر 65 سال

راہ خدا میں جان دینے والے دو معمر بزرگوں میں محترم عطاء اللہ صاحب اور غلام محمد صاحب شامل ہیں۔ محترم عطاء اللہ صاحب کی عمر 65 سال تھی۔ یہ مرید کے میں کوہ نور آئل ملز سے 25-30 سال سروس کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے اور پنشن پا رہے تھے۔ آجکل زمیندارہ کرتے تھے۔ ان کے پسماندگان ان کی اہلیہ زہرہ بیگم صاحبہ اور 10 بچے ہیں جن میں چھ بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ ان کے بیٹوں میں خالد محمود صاحب آرمی میں نائب صوبیدار ہیں' آصف محمود صاحب دکانداری کرتے ہیں' طاہر محمود صاحب سیالکوٹ میں ملازمت کرتے ہیں' شاہد محمود' عدنان محمود اور عمران محمود بھی ملازم ہیں۔ بچیوں میں کوثر صاحبہ اہلیہ جاوید اقبال یحیٰی صاحب' نسرین اختر صاحبہ اہلیہ ارشد احمد صاحب' غزالہ صاحبہ اور راحت عطا صاحبہ ہیں۔

عطاء اللہ صاحب خود پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں ان کے بھائیوں میں بڑے محمد انور صاحب ہیں۔ ان کے بعد یہ خود تھے۔ ان کے بعد ثناء اللہ صاحب' محمد مالک صاحب اور مشتاق احمد تنہا صاحب (جو امام الصلوٰۃ ہیں اور حادثے کے روز جنہوں نے نماز پڑھائی اور درس دیا) شامل ہیں۔

ان کی ہمشیرگان میں ثریا بیگم' سلیمہ بی بی اور پروین اختر صاحبہ شامل ہیں۔

میں بڑی شان سے مروں گا

محترم عطاء اللہ صاحب بے حد مخلص احمدی تھے۔ پنجگانہ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ جماعتی تقریبات میں ذوق و شوق سے شامل ہوتے۔ ورزشی مقابلہ جات میں پیش پیش ہوتے۔ ایم ٹی اے پر خطبات باقاعدگی سے سنتے۔ جماعت کے ہر کام میں آگے بڑھ کر حصہ لیتے۔ اور کہتے کہ سب سے مشکل ڈیوٹی میرے سپرد کر دو۔ بہت بااخلاق تھے۔ اگرچہ لکھ پڑھ نہ سکتے تھے لیکن دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ ان کا سسرال غیر احمدیوں پر مشتمل ہے۔ کئی کئی دن ان کے پاس جا کر ان کو دعوت الی اللہ کرتے اور اپنی مدد کے لئے کسی پڑھے لکھے کو ساتھ لے جاتے۔ فیکٹری میں دوران ملازمت بھی دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ اور کہتے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی میرا ساتھی اگلے جہان میں جا کر مجھے یہ کہے کہ مجھے احمدیت کا پیغام نہیں دیا۔ دور دور جا کر اپنے رشتہ داروں کو اپنے ساتھ گھر لے آتے ان کی خدمت خاطر کرتے اور دعوت الی اللہ کرتے۔ جلسہ کے موقع پر کارروائی دکھانے کے لئے دور دور کے رشتہ داروں کو لے کر آئے۔ جماعت کے لئے بے حد جذبہ تھا۔

ان کے بارے میں ان کے عزیزوں نے یہ حیرت انگیز بات بتائی کہ عرصہ 5-6 ماہ سے کہنے لگے تھے کہ میں نے راہ مولا میں جان قربان کرنی ہے۔ اگر کوئی ایسا موقعہ آیا تو دیکھ لینا سب سے پہلے میں جان قربان کروں گا۔ ایک دفعہ ربوہ میں ایک راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کے جنازہ میں شرکت کے لئے گئے تو حسرت سے کہنے لگے کاش مجھے بھی خدا کی راہ میں جان دینے کا موقعہ ملے۔ اگر ایسا وقت آیا تو آپ دیکھ لیں گے۔ ان کی ہمشیرہ نے مذاق میں کہا کہ آپ تو لو لگا کر جان قربان کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔ اس پر بڑی سنجیدگی اور جوش و جذبہ سے کہا کہ میں بڑی شان سے مروں گا۔ لو لگا کر نہیں۔ واقعی راہ خدا میں جان دوں گا۔

انہوں نے پونے چار بجے بیت الذکر میں جا کر پہلے تہجد کی نماز ادا کی۔ پھر فجر کی انتظار میں بیٹھے رہے۔ نماز ادا کی۔ درس سنا۔ اس کے بعد قبلہ رخ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی پشت پر گولیاں لگیں۔

چند دن قبل انہوں نے مربی صاحب مکرم نوید احمد عادل صاحب سے کہا اگر میرے بچے نیکو کار ہوئے تو اچھے رتبے پائیں گے ان کو نیکی کی تلقین کریں۔ دعا کریں اللہ ان کو قربانیوں کی توفیق دے۔

بلاشبہ عطاء اللہ صاحب نے شاندار موت پائی۔ عطاء اللہ صاحب آپ سچے نکلے!!

محترم غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب عمر 68 سال

گھٹیالیاں کے اس سانحہ میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں میں سب سے بڑی عمر کے محترم غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب تھے ان کی عمر 68 سال تھی۔ انہوں نے اپنی یادگار 6 بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں محمد اقبال' ناصر احمد' محمود احمد' منظور احمد' محمد افضل اور مقصود احمد شامل ہیں جو مختلف ملازمتیں کرتے ہیں۔ بیٹیوں میں نذیراں بی بی صاحبہ مسرت بی بی صاحبہ اور نجمہ بی بی صاحبہ ہیں۔

محترم غلام محمد صاحب سانحہ میں شدید زخمی ہوئے۔ پہلے ان کو علاج کی غرض سے نارووال لیجایا گیا۔ وہاں سے لاہور منتقل کیا گیا۔ لاہور پہنچ کر ہسپتال جانے سے پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

محترم غلام محمد صاحب زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ پروفیشنل انداز میں سارے کام خود ہی کرتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے عادی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ایم ٹی اے پر خطبہ باقاعدگی سے سنتے۔ جلسوں اور جماعتی تقریبات میں شرکت کرنا گویا جزو ایمان سمجھتے تھے۔ نہایت مخلص اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ 68 سال کی عمر کے باوجود بہت اچھی صحت تھی۔ جوانوں کا سا جسم رکھتے تھے۔

محترم عباس علی صاحب ولد فیض احمد صاحب عمر 35 سال

محترم عباس علی صاحب وہ دلیر جوان تھے جنہوں نے سب سے پہلے حملہ آوروں کی گن پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور ایک حملہ آور سے گتھم گتھا ہو گئے۔ یہ افتخار صاحب کے دوست تھے ان کے ساتھ مل کر ہی زمیندارہ اور محنت مزدوری کا کام کرتے تھے۔ تھوڑی سی زمین بھی تھی۔ یہ شادی شدہ تھے ان کی یادگار بیوہ کے علاوہ ایک بچی اور ایک بچہ ہے۔ بیٹے وقاص کی عمر 6 سال ہے اور بیٹی عاصمہ 3 سال کی ہے۔

محترم عباس صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ انتہائی شریف آدمی تھے۔ گاؤں میں کسی سے لڑائی نہ تھی۔ ہر کسی سے پیار کرتے تھے۔ صحت مند اور طاقتور تھے۔ محنتی اور کام کے دھنی تھے۔ نمازی تھے۔

یہ نارووال جا کر خالق و مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

راہ خدا میں زخمی ہونے والے ماسٹر محمد اسلم صاحب اور ان کے تین صاحبزادے

سانحہ گھٹیالیاں میں زخمی ہونے والوں میں شامل ہیں۔ سانحہ کی صبح فجر کی نماز میں اس گھر کے 5 افراد نماز میں شامل تھے۔ یعنی ماسٹر محمد اسلم صاحب کنور ولد غلام قادر صاحب ان کی عمر 61 سال ہے۔ ان کے بیٹے ندیم اسلم صاحب ان کی عمر 24 سال ہے۔ تنسیم اسلم صاحب عمر 20 سال۔ قسیم اسلم صاحب 13 سال اور عظیم اسلم صاحب 16 سال۔

ان میں سے ماسٹر صاحب اور ان کے تین بیٹے زخمی ہوئے خود ماسٹر اسلم صاحب شدید زخمی ہیں ان کی ٹانگوں اور بازوؤں میں گولیاں لگی ہیں۔ ندیم اسلم صاحب کی ٹانگوں اور پنڈلیوں پر کئی گولیاں لگی ہیں۔ قسیم اسلم کا گھٹنا ٹوٹ گیا اور ران میں گولی لگی۔ عظیم اسلم کو کمر پر تھوڑا سا زخم آیا ہے۔ ان کے بیٹوں میں تنسیم اسلم وہ تھے جن کو حملہ آوروں نے کلاشنکوف کا بٹ مار کر بیت الذکر کے اندر گرا دیا تھا۔ ان چار بیٹوں کے علاوہ ماسٹر اسلم صاحب کے دو اور بیٹے وسیم اسلم صاحب اور کلیم اسلم صاحب بھی ہیں۔

بہادر واقف نو

اس سانحہ میں زخمی ہونے والوں میں سب سے کم عمر عزیز قسیم اسلم ہے جس کی عمر 13 سال ہے یہ واقف نو بچہ ہے جس نے بہادری اور استقامت کی مثال قائم کر دی ہے۔ گولیاں لگنے سے اس کا گھٹنا ٹوٹ گیا اور ران میں گولی لگنے سے گوشت ادھڑ گیا۔ لیکن یہ بچہ ذرا نہیں رویا۔ یہ بچہ اپنے والد اور بھائی کے ساتھ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے اور ڈاکٹروں کے مطابق اس کو صحت یاب ہونے میں 6-7 ہفتے اور لگیں گے۔ یہ واقف نو بچہ ہسپتال میں حضرت مسیح موعود کے اشعار بلند آواز سے پڑھتا رہتا ہے پھر دعائیں پڑھتا اور درود شریف کا ورد بھی باآواز بلند کرتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر اس بچے کی بہادری اور جرات دیکھ کر حیران ہیں اس نے بھی اپنے زخموں پر آہ و زاری نہیں کی۔ نہ حملہ آوروں کو کوئی بددعا دی۔

بلکہ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے تمام زخمیوں اور ان کے لواحقین نے حملہ آوروں کو کوئی غصہ سے بھرا ہوا جملہ نہیں کہا۔ ان کو کوسنے نہیں دیئے۔ ان میں عورتیں اور مرد سب شامل ہیں سب کی زبان پر ایک ہی بات تھی ہمارے مرد ہمارے بیٹے راہ خدا میں قربان ہوئے ہیں۔

محمد عارف صاحب عرف بوٹا ولد محمد یار صاحب عمر 35 سال

زخمیوں میں محمد عارف صاحب بھی شامل ہیں جو گاؤں میں بوٹا کے نام سے معروف ہیں۔ یہ بھی سخت زخمی ہوئے اور اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

نصیر احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب عمر 70 سال

راہ خدا میں جان دینے والوں اور زخمی ہونے والوں میں سب سے زیادہ عمر کے نصیر احمد صاحب ہیں جو زخمی ہوئے اور نارووال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی دائیں ران میں گولی لگی ہے۔ ہڈی بچ گئی ہے۔ یہ دو بھائی تھے دوسرے بھائی رحمت علی صاحب فوت ہو چکے ہیں۔

نصیر احمد صاحب کا ایک بیٹا کلیم اللہ ہے جو لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح کی حفاظت خاص میں بطور باڈی گارڈ خدمت بجا لا رہا ہے۔ نصیر احمد صاحب درمیانی ستون کے اگلی طرف نماز پڑھ رہے تھے اور جب گولی لگی تو حالت رکوع میں تھے۔ گولی لگنے سے گر گئے اور گولیاں ان کے اوپر سے گزرتی رہیں۔

مکرم نصیر احمد صاحب پندرہ بیس دن ہوئے جلسہ لندن میں شرکت کر کے واپس آئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی چار پانچ دفعہ جلسے پر جا چکے ہیں۔ جماعت کے ساتھ اور خلیفہ وقت کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ ان کو حضور ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ محترم نصیر صاحب نماز کے بڑے پابند ہیں۔ صبح کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ دیگر نمازیں بھی بروقت بیت الذکر میں جا کر ادا کرتے ہیں۔

جب زخمیوں کو اٹھانے لگے تو یہ اپنا زخم بھول گئے اور کہا کہ پہلے عباس کو اٹھاؤ۔

گھٹیالیاں کی شرقی بیت الذکر

گھٹیالیاں کا گاؤں دو حصوں میں تقسیم ہے ایک کو گھٹیالیاں کلاں اور دوسرے کو جو چھوٹا حصہ ہے گھٹیالیاں خورد کہتے ہیں۔ اسی گاؤں کی شرقی بیت الذکر میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا یہ دردناک اور سرخ خون میں بھیگا ہوا باب لکھا گیا۔

یہ بیت الذکر ایک چھوٹے ہال کمرے اور صحن پر مشتمل ہے۔ کمرے میں اندازاً چار سے پانچ صفوں کی گنجائش ہے۔ ایک صف میں 20 سے 25۔ افراد کی گنجائش ہوگی۔ کمرے کا ایک داخلی دروازہ ہے جس کے سامنے ہی ایک ستون ہے۔ جس کے عقب میں محراب ہے۔ صحن میں کھڑے ہو کر بیت الذکر کو دیکھیں تو یہ خوبصورت طرز تعمیر کی حامل نظر آتی ہے۔ وسطی دروازے کے دائیں بائیں گہرے بھورے رنگ کے چار شیشے ہیں جن کے نیچے خوبصورت نقوش والی گہرے بھورے رنگ کی پلیٹیں لگائی گئی ہیں دروازہ مضبوط اور خوبصورت ہے۔

ہم صحن میں قبلہ رخ کھڑے ہوئے تو دروازے کے بائیں جانب خون کا ایک بڑا سا نشان نظر آیا جو عباس صاحب کا خون ہے جنہوں نے حملہ آوروں کو للکارا۔ اندر داخل ہوئے تو دائیں طرف پہلی صف پر خون کا ایک بڑا سا نشان تھا۔ یہ افتخار صاحب کا خون تھا جنہوں نے سب سے پہلے اپنی جان راہ خدا میں پیش کی۔ اس کے علاوہ صفوں پر جا بجا خون کے دھبے تھے اور محراب کے دائیں اور بائیں طرف اور فرش میں بھی کلاشنکوف کی گولیوں کے کئی نشانات تھے۔ گولیوں نے سخت کنکریٹ اور سیمنٹ کو اکھاڑ کر رکھ دیا۔

بیت الذکر کے اوپر سات مینار ہیں دائیں بائیں کونوں والے مینار قدرے بلند ہیں مگر زیادہ اونچے نہیں۔ درمیان میں پھر دروازے کے دائیں بائیں قدرے اونچے دو مینار ہیں اور ان کے درمیان تین خوبصورت نقوش کے مینار دروازے کے عین اوپر ہیں۔

یہ بیت الذکر تاریخ احمدیت میں راہ خدا میں پیش کی گئی قربانیوں کا ایک ایسا باب ہے جس کی آب و تاب کو وقت کی گرد کبھی دھندلا نہیں سکے گی۔ صحن میں عباس صاحب کے خون کے بڑے سے نشان کے پاس ڈش لگی ہے جس کے ذریعے گھٹیالیاں خورد کے احباب ہر جمعہ محبوب امام کا خطبہ اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام دیکھتے ہیں۔

راہ خدا میں جان دینے والوں کی شان

گھٹیالیاں خورد کے اس سانحہ میں جان دینے والے عجیب شان کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنی جانیں اپنے مولا کے حضور ایسی اعلیٰ حالت میں پیش کیں کہ سب باوضو تھے۔ سب نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ کم از کم ایک بزرگ نے تہجد بھی بیت الذکر ہی میں ادا کی۔ پھر ان سب نے اللہ کی پاک کتاب قرآن مجید کا درس سنا۔ اللہ کا پاک گھر بیت الذکر ان کا مقام قربانی بنا۔ کیسی سعادت ہے۔ کیسا مرتبہ ہے۔ کیسا بلند مقام ہے۔ ان کی روحوں کو فرشتوں نے کس فخر اور کس پیار اور کس شان سے اٹھایا ہوگا اور مولا نے پیار اور محبت کی کیسی پیاری نظریں ان پر ڈالی ہوں گی۔ ان کے زخمی وجودوں سے جنت میں کیسی پیاری مہک پھوٹ رہی ہوگی۔ فرشتے کس کس انداز سے ان کی ناز برداری کرتے ہوں گے۔ اے گھٹیالیاں کے راہ خدا میں جان قربان کرنے والو تم پر ہزاروں زندگیاں قربان۔ حقیقی زندگی تو وہ ہے جو تم نے پالی۔ ابدی حیات تو وہ ہے جس کے تم وارث ٹھہر گئے۔ اللہ کی رضا کی جنتوں کے حقدار تمہی تو ہو۔ جماعت احمدیہ کے باقی افراد تو تم سے ملنے کو بے چین ہیں مگر ~

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

قابل فخر ہیں گھٹیالیاں کے مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے انہوں نے راہ خدا میں اعلیٰ ترین مرتبہ پانے والوں کو پورے وقار حوصلے اور صبر کے ساتھ رخصت کیا۔ انہوں نے کوئی آہ وزاری نہیں کی کوئی بین نہیں کیا کسی عورت نے آواز بلند نہیں کی۔ آنسو بہے اور اب تک بہے چلے جا رہے ہیں مگر ہم اپنے مولا کی رضا پر راضی اور خوش ہیں۔ اللہ ہر احمدی کو یہ اعلیٰ نصیب عطا کرے۔ آمین۔ ثم آمین

خطوط آراء تجاویز

محترم وسیم احمد سروعہ صاحب سرائیوو بوسنیا

سے لکھتے ہیں۔ خاکسار کو الفضل باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ گو تین ہفتے بعد ہی ملتا ہے لیکن تازہ لگتا ہے۔ دو سال قبل جب ہمیں الفضل پہلی بار ملا اور میری بیٹی فضہ جو اس وقت چار سال کی تھی جب اسے پتہ چلا کہ اخبار ربوہ سے آئی ہے تو اس نے فوراً اخبار کو بوسے دینے شروع کر دیئے اور ہم نے حیرت سے اسے دیکھا کہ ربوہ کی محبت نہ صرف بڑوں کے دلوں میں موجزن رہتی ہے بلکہ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس محبت کو ہر جگہ لئے پھرتے ہیں۔

محترمہ عصمت راجہ صاحبہ کراچی

سے لکھتی ہیں۔ الفضل روزانہ ہی مل جاتا ہے تازہ ترین اطلاعات اور معلومات کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ اس کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماتا چلا جائے۔ الفضل میں مختلف طرح کے مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں لیکن اگر آپ کسی خاص عنوان کے تحت لکھنے کی تحریک کریں تو شاید زیادہ لوگ کاغذ اور قلم سنبھال لیں۔ آج کل چھوٹے چھوٹے جملے (فلرز) لکھے ہوئے ملتے ہیں جن کا مجھ پر تو بہرحال اثر ہوتا ہے اور میرے خیال میں یہ ایک اچھی کوشش ہے۔ الفضل میگزین میں بھی اچھی معلومات ہوتی ہیں اور بعض اوقات تو بالکل نئی جو پہلے سنی بھی نہیں ہوتیں۔

محترم درویش خان مندرانی کوٹلی ضلع شیخوپورہ

سے لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ایک تجویز ہے کہ جب بھی کوئی خاص نمبر کسی عنوان پر شائع ہو تو اس سے قبل اخبار میں اعلان کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کار خیر میں حصہ لے لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مضامین وصول ہو سکیں۔

محترم چوہدری ناصر احمد صاحب حافظ آباد

سے لکھتے ہیں جوں جوں دن گزر رہے ہیں الفضل میں نکھار آ رہا ہے۔ الفضل کے کون سے کالم کی تعریف کی جائے اور کون سے کی نہ کی جائے۔ ہر کالم ہی بہتر رنگ اور جگہ رکھتا ہے۔ الفضل پڑھنا شروع کر دیں تو حدیث مبارکہ۔ ارشادات عالیہ اور خلفاء کے اقتباسات وغیرہ خوبصورتی سے سجائے گئے ہوتے ہیں۔ پھر اخبار کے اندر جھانکیں تو جماعتی۔ سائنسی۔ میڈیکل۔ ملکی اور غیر ملکی معلومات نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے الفضل کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

محترم عبدالمومن خان صاحب مردان

سے لکھتے ہیں۔ اخبار الفضل کا مقام آپ نے بڑے احسن طریقہ سے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ اور دینی۔ علمی اور دیگر بے شمار موضوعات شائع کر کے بہت دلچسپ بنا دیا ہے اور جو بھی اخبار دیکھتا ہے بڑے شوق سے پڑھتا ہے۔ آئندہ کسی پروگرام میں سیٹلائٹ یا سپیس وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے معلومات شائع کریں کہ سیٹلائٹ کیسے کام کرتا ہے۔ کیسے تصاویر اور پروگرام حاصل کرتا اور زمین پر بھجواتا ہے اور زمین والا سٹیشن کیسے ٹی وی چینل پر پہنچاتا ہے۔

محترم محمد اختر صاحب بستی شکرانی ضلع بہاولپور

سے لکھتے ہیں۔ خاکسار پہلی دفعہ آپ کو خط لکھ رہا ہے۔ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ جاری ہے خاص طور پر احادیث۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود اور اس کے علاوہ سیرت صحابہ رسول ﷺ کے مضامین کا جو سلسلہ آپ نے شروع کیا ہے وہ بھی بہت اچھا ہے۔ روزنامہ الفضل کی بڑی خوبی یہ ہے کہ تاریخ اشاعت جو بھی ہو تر و تازہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کا کوئی بھی پرچہ پرانا نہیں کہلا سکتا۔

قارئین کرام اپنے تحریر کردہ خطوط میں اگر قیمتی آراء، نادر تجاویز اور اہم امور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں تو اس کالم کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے دل کے بائی پاس آپریشن کے بعد بعض پیچیدگیوں کی وجہ سے صحت مکمل طور پر بحال نہیں ہوئی اور جسم کے بائیں حصہ پر اس کا خاصا اثر ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمود احمد صاحب کاہلوں آف چک نمبر 543/E.B ضلع وہاڑی مورخہ 26-10-2000 بوقت گیارہ بجے رات بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات تقریباً 85 سال تھی۔

آپ محترم چوہدری محمد اشرف ممتاز صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے بہنوئی تھے۔ اگلے روز بعد از نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔ مرحوم تقریباً 2-3 سال سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے تھے۔ آپ پنجوقتہ نمازیں باقاعدگی کے ساتھ بیت الذکر میں ادا کرتے تھے مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب کرام سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

تقریب شادی

○ محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتی ہیں۔

میرے بھانجے عزیزم ریحان رشید ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ جرمنی حال ربوہ ابن مکرم عبدالرشید درویش صاحب مرحوم کی تقریب شادی مورخہ 28۔ اکتوبر 2000ء بروز اتوار ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام گراسی پلاٹ ملحقہ بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین وکیل المال الثانی نے دعا کرائی۔ عزیز ریحان رشید کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ سمیعہ ماریہ بنت سید عبدالرزاق شاہ صاحب ہوا تھا۔

قارئین کرام سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ثناء اللہ خان جوئیہ دارالنصر شرقی ربوہ حال فرینکفورٹ جرمنی کو مورخہ 2000-11-3 کو چار بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "عبدالرحمن جوئیہ" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رائے شمشیر خان جوئیہ صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری ظفر اللہ خان وینس کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منصور احمد پرویز صاحب آف محمود آباد فارم ضلع عمر کوٹ سندھ کو مورخہ 2000-9-29 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "مرغوب احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم یعقوب احمد صاحب آف محمود آباد فارم کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف منور آباد (بشیر آباد اسٹیٹ) کا نواسہ اور حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

تقریب شادی

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمود احمد صاحب اٹھوال (قربان راہ مولا) آف چونڈہ حال دارالعلوم غربی ربوہ لکھتی ہیں کہ ان کے بیٹے عزیزم چوہدری فاروق احمد صاحب (آف نیویارک امریکہ) کی شادی عزیزہ فاخرہ احمد بنت مکرم چوہدری احمد حیات تبسم صاحب (آف حافظ آباد) حال مقیم 16/2 دارالعلوم غربی الف حلقہ خلیل کے ساتھ ہوئی۔

ان کا نکاح مورخہ 21۔ اکتوبر 2000ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

مورخہ 4۔ نومبر 2000ء بروز ہفتہ رخصتی عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم منیر احمد منیب صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی الف ربوہ نے دعا کروائی۔

مورخہ 5۔ نومبر 2000ء بروز اتوار بعد نماز عصر احاطہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں دعوت عصرانہ دی گئی اس موقع پر مکرم خالد مسعود صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 11۔ نومبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
سوموار 13۔ نومبر غروب آفتاب 5-12
منگل 14 نومبر طلوع فجر 5-09
منگل 14۔ نومبر طلوع آفتاب 6-32

بلاسٹک میزائل کا پہلا کولڈ ٹیسٹ کامیاب

معتبر ذرائع کے مطابق پاکستان نے ایک نئے شارٹ رینج بلاسٹک میزائل کا پہلا کولڈ ٹسٹ کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔ وفاقی دارالحکومت کے مضافات میں واقع تفریحی مقام کے قریب حال ہی میں اس ٹسٹ کے ذریعے میزائل موٹر انجن کی کامیاب آزمائش کی گئی۔ جبکہ اس کے گائیڈنس سسٹم کی مختلف آزمائشیں جاری ہیں' ذرائع نے بتایا کہ اس ٹسٹ کے موقع پر اعلیٰ ترین عسکری شخصیت کو دعوت دی گئی تھی۔ جن کی موجودگی میں ماہرین نے کامیاب تجربہ کیا ذرائع نے بتایا کہ کسی بھی بلاسٹک میزائل کا کامیاب موٹر ٹسٹ اس کی اہم ترین آزمائش کا درجہ رکھتا ہے۔ جس کے ذریعے میزائل کی کارکردگی اس کی پرواز اور ہدف تک پہنچنے کی صلاحیت جانچی جاتی ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق نیا میزائل شاہین اور غوری میزائل سیریز سے الگ ہے۔

بے نظیر اور نواز دور میں عدلیہ پر حملے

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے بے نظیر اور نواز شریف کے ادوار حکومت میں اعلیٰ عدلیہ پر حملوں اور ججوں کے ساتھ بدتمیزی کے واقعات کا تمام ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ شریف اور بھٹو فیملی کے افراد کے خلاف زیر سماعت ریفرنسوں کی اٹک منتقلی کے کیسوں کی سماعت کے دوران نواز شریف کے وکیل اشتر اوصاف اور آصف زرداری کے وکیل میاں عبدالستار نجم نے اپنے اپنے ادوار میں اعلیٰ عدلیہ اور ججوں کے ساتھ پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات کا خود ہی تذکرہ کیا میاں نجم نے کہا کہ پرانے وقتوں میں جس شخص کو مارنا ہوتا تھا اس سے اس کی قبر بھی کھدوائی جاتی تھی۔ شاید آج میں اور اشتر اوصاف بھی اپنی قبریں خود کھود رہے ہیں۔

نیا نواز شریف بنانے سے مسائل حل نہیں ہوں گے

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت کی بحالی کے لئے تمام سیاسی جماعتیں اور پاکستانی متحد ہو جائیں۔ پاکستان کو نئی صدی کے بہت سے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ وہ بیلجیم کے دارالحکومت میں پاکستانیوں کے بڑے اجتماع سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ قاضی حسین احمد کی شکل میں ایک نیا نواز شریف بنانے سے پاکستان کو درپیش مسائل اور خطرات حل نہیں ہو سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ کون ان کا لیڈر ہوگا اور کون ان کی رہنمائی کرے گا۔

پاکستان کا کوئی دوست نہیں ہاتھی جیتے یا گدھا

امریکہ کے صدارتی انتخابات کے حتمی نتائج کے حوالے سے پاکستان میں غیر معمولی دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے اور فلوریڈا ریاست میں ووٹوں کی دوبارہ گنتی شروع ہونے کے بعد اب ہر خاص و عام کی زبان پر صرف ایک بات ہے۔ "کیا ہوگا" "کون آ رہا ہے"۔ "بش آگیا تو پاکستان کے بارے میں امریکہ کی پالیسی میں کیا تبدیلی آئے گی۔ الگور آگیا تو اس کا یہودی نائب صدر اسلام کے لئے کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان کو عالمی امور سے زیادہ دلچسپی بھی ہے یا نہیں آیا وہ امریکہ کے اندرونی مسائل میں ہی الجھے رہیں گے یا باہر کے مسائل پر بھی توجہ دیں گے۔ مسئلہ کشمیر کے حوالے سے کون سا صدر پاکستان کی زیادہ مدد کر سکتا ہے۔ نہیں جناب پاکستان کا کوئی دوست نہیں ہے چاہے ہاتھی جیتے یا گدھا آئے۔

ملاوٹ کے خلاف مہم کا آغاز

حکومت پنجاب نے ملاوٹ کے خلاف مہم شروع کر دی ہے۔ اور یہ مہم مسلسل جاری رہے گی پرچون فروش کو پکڑنے کے بعد وہاں تک پہنچا جائے گا جہاں سے ملاوٹ ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں چیف سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ یہ بات سیکرٹری ہیلتھ پنجاب شاہد حسین راجہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔

شادی آرڈیننس پر عملدرآمد کی ہدایت

شادی آرڈیننس تاحال نافذ العمل ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی پر ایک ماہ قید یا ایک لاکھ سے 5 لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں سرکاری ترجمان نے بتایا کہ آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ضلعی انتظامیہ بذات خود نوٹس لے سکتی ہے۔ یا کسی شکایت پر بھی کارروائی کر سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صوبائی حکومتوں کو پہلے ہی آرڈیننس پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کھانے کی اجازت کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

لاہور کی تھوک مارکیٹ میں چینی ختم

صوبائی دارالحکومت میں تھوک کا کاروبار کرنے والی چینی کی دکانیں خالی اور ڈیلروں کے پاس سٹاک ختم ہو گئے جس کے باعث تھوک منڈی میں کوئی ریٹ متعین نہیں کیا جا سکا۔ تاہم مارکیٹ کے باہر 100 کلو کی چینی کی بوری سے سو ڈیڑھ سو روپے زائد فروخت ہوئی۔ تھوک میں اس کا ریٹ 3360 روپے تک پہنچ گیا جبکہ بھارتی چینی بھی اسی ریٹ پر فروخت ہوئی۔ ڈیلروں نے بتایا کہ انہیں چینی کی سپلائی نہیں ہوئی۔ جس سے نہ صرف مقامی بلکہ پنجاب کے دوسرے شہروں سے آنے والے بیوپاریوں کو بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

نتیجہ پھر ملتوی

امریکہ کے صدارتی انتخابات میں جیتنے والے امیدوار کا فیصلہ اب اگلے ہفتے ہو گا۔ کیونکہ ریاست فلوریڈا میں ڈاک کے ذریعے آنے والے ووٹوں کا انتظار ہے اور فلوریڈا ہی کے کچھ علاقوں سے ابھی نتائج جمع نہیں کرائے گئے۔ جنوبی فلوریڈا کی پام بیچ کاؤنٹی کے علاقے میں الیکشن حکام نے چار اضلاع میں مشین کی بجائے ہاتھ سے ووٹوں کی گنتی کا فیصلہ کیا ہے۔ جو آج مکمل ہو گی۔ اس سارے بحران میں ری پبلکن پارٹی یہ محسوس کر رہی ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ووٹوں کی گنتی میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں وہ تو ہر الیکشن کا حصہ ہوتی ہیں۔ جبکہ ڈیموکریٹک پارٹی اس ساری صورت حال کو سنجیدگی سے لے رہی ہے اور اس سلسلے میں عدالتی کارروائی بھی شروع کرنا چاہتی ہے اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ ان انتخابات کے نتائج 17۔ نومبر سے پہلے نہیں آئیں گے۔ اگرچہ فلوریڈا کی 67 کاؤنٹیوں میں ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے بعد ری پبلکن صدارتی امیدوار جارج ڈبلیو بش کو اپنے حریف ڈیموکریٹ امیدوار الگور پر غیر سرکاری اعلان کے مطابق 327 ووٹوں کی سبقت حاصل ہو گئی ہے تاہم حتمی فیصلہ ڈاک میں آنے والے بیلٹ ہی کریں گے۔ انتخابات کی اس صورت حال کے بارے میں مبصرین کا کہنا ہے اس سے امریکی انتخابی نظام کی ساکھ خطرے میں پڑ گئی ہے۔ نیا آئینی بحران معیشت اور معاشرے کو غیر مستحکم کر سکتا ہے۔ اس غیر یقینی صورتحال سے امریکی طاقت اور پوزیشن کمزور ہو گئی ہے۔

کلنٹن عرفات بات چیت ناکام

امریکی صدر بل کلنٹن اور فلسطینی صدر یاسر عرفات کے درمیان ہونے والی ملاقات میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ امریکہ کی جانب سے اسرائیلی دہشت گردی کو روکنے کے لئے واضح لائحہ عمل تیار نہیں کیا گیا۔ روس نے کہا ہے کہ مشرق وسطی میں بحالی امن کے لئے لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کیا جانا چاہئے۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان خونریز جھڑپوں میں آٹھ مجاہد شہید ایک درجن سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے دو گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔

جرمنی میں احتجاجی جلوس

جرمنی میں دو لاکھ سے زائد افراد نے نسل پرستی کے خلاف احتجاجی جلوس میں شرکت کی۔ جسے تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل تھی۔ بی بی سی کے مطابق مظاہرہ یہودیوں کی ایک عبادت گاہ سے شروع ہوا۔ جس سے جرمن صدر اور جرمنی میں یہودیوں کی مرکزی تنظیم کے ایک رہنما نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے جرمنی میں غیر ملکیوں سے نفرت اور دائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ پچھلے دنوں سے غیر ملکیوں خصوصاً یہودیوں کی عبادت گاہوں اور قبرستانوں پر حملے شدت اختیار کر گئے ہیں۔

چینی سرحد پر مزید بھارتی فوج

بھارت نے چینی سرحد پر مزید فوج تعینات کر دی ہے۔ بھارتی آرمی چیف نے مشرقی کمان کے سربراہ جنرل ایچ آر ایس کے ہمراہ اگلے مورچوں کا دورہ کیا۔

بھارت کی حمایت

لاؤس نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں توسیع کی صورت میں مستقل نشست کے لئے بھارت کو حمایت کی پیش کش کی ہے۔ دونوں ملکوں نے اقتصادی و تجارتی تعاون کو فروغ دینے کے لئے ایک معاہدے پر دستخط بھی کئے ہیں۔

موزمبیق میں حکومت مخالف مظاہرے

موزمبیق میں ایک مظاہرے کے دوران 6 پولیس افسروں سمیت 22۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ اپوزیشن جماعتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ انتخابی نتائج کے خلاف احتجاج کر رہے تھے پولیس نے روکنے کی کوشش کی تو مشتعل ہو گئے۔ دارالحکومت میپوتو کی سڑکوں پر جنگ کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ ملک کے صدر نے ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا طریق کار درست نہیں تھا۔

اسامہ بن لادن کے 11 ساتھی گرفتار

کویت نے اسامہ بن لادن کے گیارہ عرب ساتھیوں جن میں کویتی پولیس کے دو افسر بھی شامل ہیں کو امریکی تنصیبات پر حملہ کی کوشش کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتاری امریکہ کی ہدایت پر عمل میں آئی۔

پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ

بھارت کے 100 سے زائد ارکان پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان سے عراق سے فوری طور پر پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

میں مہمان خصوصی محترم اللہ بخش صادق صاحب نے خدام الاحمدیہ پاکستان کی خدمت خلق کے میدان میں اعلیٰ کاوشوں خاص طور پر آئی بنک کے قیام کو سراہا۔ دعا کے بعد مہمان خصوصی اور دیگر مہمان بلڈ بنک کی عمارت کی نچلی منزل میں تشریف لے گئے جہاں مہمان خصوصی نے فیتہ کاٹ کر ایسوسی ایشن کے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ اور آنکھوں کے آپریشن سے متعلق سامان اور دیگر اشیاء ملاحظہ فرمائیں۔ اس موقع پر بعض احباب نے محترم مرزا خالد تسلیم احمد صاحب سے سوالات بھی پوچھے۔

اس تقریب کے موقع پر ایوان محمود میں آئی ڈونرز کے لئے ایک رجسٹریشن کاؤنٹر بھی بنایا گیا تھا جہاں سے تقریباً تمام حاضرین نے عطیہ چشم کے وصیتی کارڈ حاصل کئے۔ یاد رہے کہ یہ جماعت احمدیہ کا پہلا آئی بنک ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کے فضل سے کام شروع کر دیا ہے۔ احمدی احباب کی ایک بڑی تعداد نے وصیتی فارم پر کر کے اپنی آنکھوں کے عطیہ کا باقاعدہ وعدہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ قارئین الفضل سے بھی درخواست ہے کہ آئی بنک کے دفتر تشریف لے جا کر ضروری معلومات حاصل کریں، وصیتی فارم پر کریں اور اس کار خیر اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

ضرورت سیکیورٹی گارڈ
ایک سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔ اچھی صحت اور درمیانی عمر ہو ریٹائرڈ فوجی ہو۔ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بالمشافہ ملیں۔
رابطہ۔ محمد اکبر ندیم 2/34 دارالعلوم شرقی ربوہ
فون دوکان 213699 گھر 1971-21-214214

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں۔
بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ دیجی ٹیبل ڈائز۔ کیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

ضرورت ہومیو ڈاکٹر
خاکسار کو تحصیل شکر گڑھ میں فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری کھولنے کے لئے کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ بہترین فیملی رہائش بھی دی جائے گی اپنے کاغذات اور کوائف امیر ضلع اور صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ۔ لاہور

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61